



سوال

(479) دوسری شادی نہ کرنے کی شرط پر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک اسلامی اسکالر کا کہنا ہے کہ نکاح دو فریقین کے درمیان ایک معاہدہ جیسا ہے۔ لہذا ایک لڑکی یا اس کے گھر والوں کو یہ شرعی حق حاصل ہے کہ اگر وہ چاہیں تو نکاح نامے میں یہ ”شرط“ شامل کروا سکتے ہیں کہ لڑکا اس بیوی کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کرے گا۔ اور اگر لڑکا اس شرط کو مان لے تو پھر وہ اس بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کر سکتا۔ موصوف کا کہنا ہے کہ شادی بیاہ میں فریقین اپنی پسند کی کوئی بھی شرط لکھوا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ شرط کارفرمائوں سے روکنے اور کارحرام کو کرنے سے متعلق نہ ہو۔ چونکہ دوسری شادی کرنا فرض نہیں ہے، لہذا پہلی بیوی نکاح نامے میں یہ شرط شامل کروا سکتی ہے اور شوہر کے مان لینے کی صورت میں شوہر بیوی کی زندگی میں دوسری شادی نہ کرنے کا پابند ہوگا۔

کیا یہ شرط ایک جائز کام کو لپٹنے اور پر از خود حرام کر لینے کے مترادف نہیں ہے؟ کیا کوئی شخص (ہونے والی) بیوی کی فرمائش پر لپٹنے اور اس قسم کی پابندی لگا سکتا ہے؟ مثلاً ”اگر کوئی لڑکی یہ کہے کہ مجھے شہد کی بوسہ نہیں لہذا شادی کے بعد تم شہد نہیں بیوگے تو کیا مرد اس شرط کو تسلیم کر کے لپٹنے اور شہد کو حرام کر سکتا ہے؟۔ ازراہ کرم تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح میں کوئی بھی ایسی شرائط جو شریعت کے خلاف نہ ہو، دونوں فریقین کی طرف سے لگائی جا سکتی ہیں۔ چونکہ نکاح میاں بیوی کے لٹھے زندگی گزارنے کا ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی طبیعت اور رجحان کے پہلو سے ایک دوسرے کو کسی بھی شرط پر مطمئن کر لیں تو اس میں شریعت کوئی قدغن نہیں لگاتی۔

مذکورہ بالا مسئلہ کہ ”اگر کوئی عورت نکاح میں یہ شرط لکھے کہ میں تب تم سے نکاح کروں گی اگر تم دوسری شادی نہ کرواؤ گے“ کیا اس کی یہ شرط پابند ہونا درست ہے؟

سب سے پہلے کسی بھی شرط کو دو طرح سے دیکھا جائے گا کہ



1- وہ شرط اللہ کے حلال کردہ کو حرام تو نہیں ٹھہرا رہی

2- شرط انسانی غیرت و حمیت اور انس و محبت سے تعلق رکھنے والی مستحب چیز تو نہیں جس کا چھوڑنے کی شرط لگائی جا رہی ہے اور یہ شرط محدود وقت تک ہو۔

1- اگر تو ایسی چیز ہے کہ جس کے ترک کرنے سے کسی حلال کو حرام ٹھہرایا جا رہا ہے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے اپنے آپ پر حرام کرنا جیسا کہ نبی ﷺ نے ازواجِ مطہرات کے کفن پر شہد کو اپنے آپ پر روک لیا تھا تو یہ آیت اتری :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا عَلَّ اللَّهُ لَكَ بَيْنَ مَرْضَاتٍ أَرْوَاجًا (التحریم: 1)

”اے نبی! کیوں آپ نے اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام ٹھہرایا اپنی بیویوں کی رضا کی خاطر“

لہذا اس طرح کی اشیاء کہ جس میں اللہ کی حلال کردہ حرام میں بدل جانے یہ درست نہیں اور نہ ہی ان چیزوں کی قسم کھانا اور معاہدہ کرنا جائز ہے۔

2- وہ اشیاء کہ جو مستحب ہوں اور غیرت و حمیت اور محبت کی خاطر خاص مدت کے لیے شرائط یا معاہدہ میں باندھ لی جائیں وہ درست ہیں۔ جس طرح کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے عقد میں تھیں تو نبی ﷺ نے فرمایا :

إن فاطمة منی وأنا أتخوف أن تفتن فی دیننا وإنی لست أحرم حلالاً ولا أحل حراماً ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله و بنت عدو الله۔ (صحیح بخاری: 3109)

”بے شک فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ہے اور میں اس کے دین میں فتنہ میں پڑ جانے سے ڈرتا ہوں اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں ٹھہرا رہا، لیکن اللہ کی قسم اللہ کے دشمن کی بیٹی اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

گویا دوسری شادی کرنا چونکہ مباح تھا اور آپ ﷺ نے غیرت میں یہ پسند نہ کیا اور حضرت علی کو روک دیا۔

اس پر قیاس کرتے ہوئے آج بھی اگر کوئی عورت دوسری شادی نہ کرانے کا معاہدہ یا شرط لگانے تو جائز ہے کیونکہ یہ حلال کو حرام ٹھہرانے کے زمرے میں نہیں آتا۔

وبالله التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل